ركوعها ١ سُوْرَةُ التِّيْنِ مَكِّيَّةٌ ٩٥ آياتها ٨

امام ابن ضریس، نحاس، ابن مردویہ اور بیہقی رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول نقل کیا ہے کہ سورۃ وَالتِّيْنِ مکہ مکرمہ میں نازل کی گئی۔(1)

امام ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ سورۃ وَالتِّيْنِ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ﴿١﴾ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ﴿٢﴾ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ﴿٣﴾ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ﴿٤﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ﴿٥﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ﴿٦﴾ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ﴿٧﴾ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ﴿٨﴾

"قسم ہے انجیر اور زیتون کی۔ اور قسم ہے طور سینا کی۔ اور اس امن والے شہر (مکہ مکرمہ) کی۔ بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے (عقل و شکل کے اعتبار سے) بہترین اعتدال پر۔ پھر ہم نے لوٹا دیا اس کو پست ترین حالت کی طرف۔ بجز ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے تو ان کے لیے نہ ختم ہونے والا اجر ہے۔ پس کون جھٹلا سکتا ہے آپ کو اس کے بعد جزا و سزا کے معاملہ میں۔ کیا نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑا حاکم"؟

امام مالک، ابن ابی شیبہ، بخاری، مسلم، ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ رحمہم اللہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ سفر میں تھے۔ آپ ﷺ نے عشاء کی نماز پڑھائی اور ایک رکعت میں سورۃ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پڑھی اور میں نے کسی سے اس سے زیادہ خوب صورت اور حسین آواز یا قرأت نہیں سنی۔(2)

امام ابن ابی شیبہ نے مصنف میں، عبد بن حمید نے مسند میں اور طبرانی رحمہم اللہ نے حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے مغرب کی نماز میں سورۃ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پڑھی۔(3)

امام خطیب رحمہ اللہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ مغرب کی نماز پڑھی اور آپ ﷺ نے اس میں وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ کی قرأت کی۔

امام ابن قانع، ابن سکن اور شیرازی رحمہم اللہ نے الالقاب میں حضرت زرعہ بن خلیفہ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت کیا ہے کہ میں یمامہ سے حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا۔ تو آپ ﷺ نے ہم کو اسلام پیش فرمایا۔ تو ہم نے اسلام

1۔ دلائل النبوۃ از بیہقی، جلد 7، صفحہ 142، دار الکتب العلمیہ بیروت
2۔ صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 06-105، قدیمی کتب خانہ کراچی
3۔ مجمع الزوائد، جلد 2، صفحہ 297 (2704)، دار الفکر بیروت

marfat.com

Marfat.com

قبول کر لیا۔ پھر جب دوسرے دن ہم نے نماز پڑھی۔ تو آپ ﷺ نے اس میں وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ اور اِنَّاۤ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (القدر: 1) کی قرأت فرمائی۔ (1)

خطیب اور ابن عساکر نے ایک ایسی سند کے ساتھ جس میں مجہول راوی ہے حضرت زہری رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ جب سورہ وَالتِّيْنِ نازل ہوئی تو حضور نبی مکرم ﷺ اس سے انتہائی مسرور اور خوش ہوئے۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ہمارے لیے انتہائی فرحت وانبساط کا اظہار فرمایا۔ پھر ہم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس کی تفسیر کے بارے پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: وَالتِّيْنِ سے مراد بلاد شام اور الزَّيْتُوْنِ سے مراد بلاد فلسطین ہیں۔ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ سے مراد وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کلام فرمایا۔ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ اس میں بلد امین سے مراد مکہ مکرمہ ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ اس میں الْاِنْسَانَ سے مراد حضور نبی رحمت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ پھر ہم نے لات وعزیٰ کے پجاریوں کو پست ترین حالت کی طرف لوٹا دیا۔ اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ فرمایا: اس آیت میں مراد حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق، حضرت عثمان ذوالنورین اور حضرت علی رضی اللہ عنہم ہیں۔ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ اے محمد! ﷺ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان میں نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور آپ کو تقویٰ پر جمع فرمایا ہے (پس اس کے بعد آپ کو کون جھٹلا سکتا ہے جزا وسزا کے معاملہ میں، کیا نہیں ہے اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑا حاکم)

امام ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے کہ وَالتِّيْنِ سے مراد حضرت نوح علیہ السلام کی وہ مسجد ہے جو آپ نے جودی پہاڑ پر بنائی۔ الزَّيْتُوْنِ سے مراد بیت المقدس ہے اور سِيْنِيْنَ سے مراد مسجد طور ہے۔ اور هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ سے مراد مکہ المکرمہ ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْۤ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ فرمایا: ہم نے انسان کو بہترین اعتدال پر پیدا کیا ہے۔ پھر اسے ارذل العمر (پیر فرتوت شیخوختہ) کی طرف لوٹا دیا جاتا ہے۔ یہ اتنا بوڑھا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی عقل زائل ہو جاتی ہے۔ مراد وہ لوگ ہیں جو رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مقدس میں تھے۔ جب ان کی عقلیں زائل ہوئیں تو آپ ﷺ سے ان کے بارے پوچھا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان کی معذوری کا حکم نازل فرمایا کہ ان کے لیے ان کے ان اعمال کا اجر ہے جو اپنی عقلیں زائل ہونے سے پہلے انہوں نے کیے۔ فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ فرمایا: اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم کو کون جھٹلائے گا۔ (2)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے کہ وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ فرمایا: یہ دو مسجدیں ہیں یعنی مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ۔ جہاں سے حضور نبی کریم ﷺ کو (شب معراج) سیر کرائی گئی۔ وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ فرمایا: اس سے مراد وہ پہاڑ ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام تشریف لے گئے۔ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ فرمایا:

1۔ معجم الصحابہ لابن قانع، جلد 5، صفحہ 1795 (495)، مکتبہ مصطفیٰ الباز الریاض

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 303-96-93-291، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com

Marfat.com

بلد امین سے مراد مکہ المکرمہ ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ تحقیق ہم نے انسان کو سیدھا پیدا کیا ہے اسے اپنے چہرے پر اوندھا اور الٹا پیدا نہیں کیا گیا۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ پھر ہم نے اسے ارذل العمر کی طرف لوٹا دیا۔

امام عبدالرزاق، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن ابی حاتم اور ابن عساکر رحمہم اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے۔ وَالتِّیْنِ فرمایا یہ وہ پہاڑ ہے جس پر دمشق ہے۔ وَالزَّیْتُوْنِ یہ وہ پہاڑ ہے جس پر بیت المقدس ہے۔ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ فرمایا یہ شام کا ایک پہاڑ ہے جو انتہائی متبرک، حسین اور درختوں والا ہے۔ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ فرمایا: بلد امین شہر مکہ ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ فرمایا اس پر قسم واقع ہوئی ہے۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ فرمایا پھر ہم نے اسے جہنم میں لوٹا دیا ہے۔ فَمَا یُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّیْنِ اس یقین کے بعد کہ آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کی جانب سے بیان آگیا ہے آپ کو کون جھٹلا سکتا ہے؟(1)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ابوعبداللہ رحمہ اللہ سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وَالتِّیْنِ سے مراد دمشق کی مسجد ہے۔ الزَّیْتُوْنِ سے مراد بیت المقدس ہے۔ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ سے مراد وہ پہاڑ ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنے رب کے ساتھ شرف ہمکلامی کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ سے مراد بلد حرام (مکہ) ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت محمد بن کعب رضی اللہ عنہ سے یہ بیان کیا ہے کہ وَالتِّیْنِ سے مراد اصحاب کہف کی مسجد ہے۔ الزَّیْتُوْنِ نے مراد مسجد ایلیا ہے۔ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ فرمایا اس سے مراد کوہ طور کی مسجد ہے۔ اور وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ سے مراد مکۃ المکرمہ ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے کہ وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ یہ دونوں شام کی مسجدیں ہیں۔ اور وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ کے بارے فرمایا: کہ طور پہاڑ ہے اور سینین حسن اور خوب صورتی ہے۔

امام ابن ضریس، ابن جریر، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن عساکر نے حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے اس طرح تفسیر بیان کی ہے کہ وَالتِّیْنِ سے مراد دمشق اور وَالزَّیْتُوْنِ سے مراد بیت المقدس ہے۔ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ سے مراد وہ پہاڑ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف ہمکلامی عطا فرمایا۔ اور الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ سے مراد مکۃ المکرمہ ہے۔(2)

امام سعید بن منصور نے حضرت ابوحبیب حارث بن محمد سے یہ قول بیان کیا ہے: چار پہاڑ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقدس ہیں یعنی طور زیتا، طور سینا، طور تینا اور طور تیما۔ اسی کے بارے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ۙ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ ۙ وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ پس طور زیتا بیت المقدس ہے، طور سینا طور ہے، طور تینا دمشق ہے اور طور تیما مکہ مکرمہ ہے۔

امام ابن منذر رحمہ اللہ نے حضرت زید بن میسرہ رضی اللہ عنہ سے اسی طرح روایت کیا ہے اور اس میں ہے کہ طور سینا وہ ہے جہاں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو شرف ہمکلامی عطا فرمایا۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت حکم رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وَالتِّیْنِ سے مراد دمشق ہے۔ وَالزَّیْتُوْنِ سے

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 290,93,94,97,302، داراحیاء التراث العربی بیروت 2۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 290

marfat.com
Marfat.com

مراد فلسطین اور وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ سے مراد مکہ المکرمہ ہے۔

امام ابن ابی حاتم اور حاکم رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ تفسیر نقل کی ہے کہ وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ سے مراد وہ پھل انجیر اور زیتون ہے جسے لوگ کھاتے ہیں۔ اور وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ فرمایا طور تو پہاڑ ہے اور سِیْنِیْنَ سے مراد مبارک ہے یعنی متبرک پہاڑ۔(1)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے یہ تفسیر بیان کی ہے کہ وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ یہ وہ پھل ہے جسے لوگ کھاتے ہیں۔ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ فرمایا: طور سے مراد پہاڑ ہے۔ اور سِیْنِیْنَ سے مراد مبارک ہے۔ یعنی متبرک پہاڑ۔ وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ فرمایا بلد امین سے مراد مکۃ المکرمہ ہے۔ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ فرمایا ہم نے انسان کو انتہائی حسین صورت میں پیدا فرمایا۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ فرمایا پھر ہم نے اسے جہنم میں لوٹا دیا۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فرمایا: بجز ان کے جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے۔ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ فرمایا: ان کے لیے بلا حساب اجر ہے۔(2)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے یہ نقل کیا ہے کہ سِیْنِیْنَ سے مراد حسن اور خوب صورتی ہے۔(3)

امام عبد بن حمید، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے: سِیْنِیْنَ کا مفہوم حبشی زبان میں حسن اور خوب صورت ہے۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ربیع رحمۃ اللہ علیہ سے یہ بیان کیا ہے: وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ ۙ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ فرمایا طور سینین وہ پہاڑ ہے جس پر تین (انجیر) اور زیتون ہیں۔

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حذیفہ بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بلد امین کے بارے پوچھا۔ تو آپ نے فرمایا: یہ مکۃ المکرمہ ہے۔

امام عبد بن حمید اور ابن انباری رحمہما اللہ نے المصاحف میں حضرت عمرو بن میمون سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے مغرب کی نماز پڑھی۔ آپ نے پہلی رکعت میں وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ ۙ وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ پڑھی۔ یہ حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کی قرأت میں بھی اسی طرح ہے۔ اور دوسری رکعت میں اَلَمْ تَرَ كَیْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِیْلِ (الفیل: 1) اور لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ (قریش: 1) دونوں کو اکٹھا پڑھا اور بلند آواز کے ساتھ قرأت کی۔ میں نے اندازہ لگایا کہ آپ نے بیت اللہ کی تعظیم کے لیے اپنی آواز بلند کی۔

امام سعید بن منصور، ابن منصور، ابن جریر، عبد بن حمید، ابن منذر، ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ رحمہم اللہ نے حضرت ابن

1۔ مستدرک حاکم، جلد 2، صفحہ 576 (3951)، دار الکتب العلمیہ بیروت

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 300-97-95-94-92-290، دار احیاء التراث العربی بیروت 3۔ ایضاً، جلد 30، صفحہ 292

marfat.com

Marfat.com

عباس رضی اللہ عنہما سے یہ نقل کیا ہے کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ہم نے انسان کو بہترین اعتدال پر پیدا کیا ہے۔ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ پھر ہم نے اسے اردل العمر (شیخوخۃ) کی طرف لوٹا دیا(1) اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ مگر وہ جو ایمان لائے اور انہوں نیا عمال صالحہ کیے ان کے لیے ایسا اجر ہے جو کم نہیں ہو گا۔جب بندہ مومن ارذل عمر تک پہنچتا ہے اور وہ حالت شباب میں عمل صالح کرتا رہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ان اعمال کی مثل اجر لکھتا ہے جو وہ اپنی صحت اور عالم شباب میں عمل کرتا رہا۔اور جو اعمال اس نے شیخوخۃ اور بڑھاپے میں کیے وہ اس کے لیے نقصان دہ نہیں۔اور جو اعمال اس نے ارذل العمر تک پہنچنے کے بعد کیے اس پر اس کے گناہ اور خطائیں نہیں لکھی جاتیں۔

ابن جریر نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس طرح بیان کیا ہے۔کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے انسان کے سوا ہر شے کو اس کے چہرے کے بل الٹا اور اوندھا پیدا کیا۔ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ پھر ہم نے اسے ارذل العمر کی طرف لوٹا دیا۔اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ الآیہ۔فرمایا: جو آدمی بھی اپنی قوت اور شباب کی حالت میں عمل صالح کرتا ہے۔پھر وہ اس سے عاجز آ جائے تو اس کے لیے اس عمل کا اجر جاری رہتا ہے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔(2)

امام عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم رحمہم اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ وَ التِّیْنِ سے مراد یہی انجیر ہے۔وَ الزَّیْتُوْنِ سے مراد یہی زیتون ہے۔وَ طُوْرِ سِیْنِیْنَ فرمایا طور تو پہاڑ ہے۔اور سِیْنِیْنَ حبشی زبان میں حسن اور خوبصورتی کو کہتے ہیں یعنی خوب صورت پہاڑ۔وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ فرمایا مراد مکۃ المکرمہ ہے۔لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ یعنی ہم نے انسان کو پیدا فرمایا انتہائی جوان اور قوت والا۔ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ فرمایا پھر ہم نے اسے لوٹا دیا ارذل العمر (شیخوخۃ) کی طرف۔اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَیْرُ مَمْنُوْنٍ فرمایا: اللہ تعالیٰ (اہل ایمان اور عمل صالح کرنے والے) کے اجر اور اس کے عمل کو پورا فرما دیتا ہے۔اور وہ اس کا مؤاخذہ نہیں فرمائے گا جب وہ ارذل العمر کی طرف لوٹ جائے۔ایک روایت میں الفاظ ہیں ان میں سے جو ارذل العمر کی طرف لوٹ جائے اس کے لیے اس عمل کی مثل اجر جاری رہتا ہے جو وہ حالت صحت و شباب میں کیا کرتا تھا۔پس وہ اجر ختم ہونے والا نہیں اور نہ اس کے ساتھ ان پر احسان جتلایا جائے گا۔(3)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے: وَ التِّیْنِ وَ الزَّیْتُوْنِ فرمایا تین (انجیر) یہ وہی ہے جو تم کھاتے ہو اور زیتون بھی وہی ہے جس کو تم نچوڑتے ہو (یعنی جس سے تم تیل نکالتے ہو) لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ تحقیق ہم نے انسان کو انتہائی خوب صورت اور حسین شکل میں پیدا فرمایا۔ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ فرمایا: پھر ہم نے اسے آتش جہنم میں لوٹا دیا۔

عبد بن حمید، ابن جریر، ابن منذر اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ

1۔تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 96-294، دار احیاء التراث العربی بیروت 2۔ایضاً، جلد 30، صفحہ 99-296

3۔ایضاً، جلد 30، صفحہ 300-96-95-94-92-289

marfat.com

Marfat.com

کا معنی ہے حسین صورت وشکل میں۔ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ پھر ہم نے اسے انتہائی بری شکل میں جہنم میں لوٹا دیا۔(1)

امام فریابی اور عبد بن حمید رحمہما اللہ نے حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ ہم نے انسان کو انتہائی حسین شکل میں پیدا فرمایا: اور پھر ہم نے اسے ارذل العمر کی طرف لوٹا دیا اور جب وہ اس عمر کو پہنچ جائیں تو ان کے لیے اس عمل کی مثل اجر لکھا جاتا ہے جو وہ حالت صحت میں کرتے تھے۔

امام طستی رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ حضرت نافع بن ازرق رحمہ اللہ نے ان سے کہا: مجھے ارشاد باری تعالیٰ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ کے بارے کچھ بتائیے۔ تو آپ نے فرمایا: اس سے مراد کافر ہے جوانی سے لے کر بڑھاپے تک اور بڑھاپے سے لے کر جہنم تک۔ حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: کیا عرب اس معنی کو جانتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ کیا تو نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو نہیں سنا؟ آپ کہتے ہیں:

فَأَضْحَوْا لَدَى دَارِ الْجَحِيمِ بِمَعْزَلٍ عَنِ الشَّغْبِ وَالْعُدْوَانِ فِيْ اَسْفَلِ السُّفْلِ

''پس وہ پراگندگی اور عداوت کے سبب دار جہنم کے سب سے اسفل درکہ میں علیحدہ ہو گئے''۔

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت ضحاک رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ سے مراد ارذل العمر ہے۔

امام حاکم اور آپ نے اس روایت کو صحیح قرار دیا ہے اور بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ قول بیان کیا ہے جس نے قرآن کریم پڑھا اسے ارذل العمر کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا۔ اسی لیے ارشاد گرامی ہے: ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فرمایا: یعنی بجز ان لوگوں کے جنہوں نے قرآن کریم پڑھا۔(2)

امام عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ کہا جاتا ہے جس نے قرآن کریم پڑھا اسے ارذل العمر کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا۔ پھر یہ آیت تلاوت کی: لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْۤ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ ﴿۴﴾ ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ ﴿۵﴾ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فرمایا: ایسا نہیں ہوگا یہاں تک کہ وہ جاننے کے بعد کسی شے کا علم نہ رکھے گا۔(3)

امام عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم رحمہما اللہ نے حضرت عکرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیان کیا ہے کہ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ سے مراد ایسا بڑھاپا ہے جس میں اس کے لیے کوئی قوت وطاقت باقی نہیں رہتی۔ لِكَیْلَا یَعْلَمَ مِنْۢ بَعْدِ عِلْمٍ شَیْـًٔا (الحج: 5) (تاکہ وہ ہر چیز کو جاننے کے بعد کچھ نہ جانے) فرمایا: جو قرآن کریم پڑھتا رہا وہ اس منزل تک نہیں پہنچے گا۔ اسی کے بارے یہ ارشاد ہے۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الآیہ۔ فرمایا: مراد اصحاب قرآن ہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے: ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِیْنَ یعنی پھر ہم نے اسے بڑھاپے اور ضعف کی طرف لوٹا دیا ہے۔ اور جب وہ کام سے ضعیف اور بوڑھا ہو جاتا ہے تو اس کے لیے اس عمل کا اجر لکھا جاتا ہے جو وہ حالت شباب میں کیا کرتا تھا۔

1۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 97-295، دار احیاء التراث العربی بیروت

2۔ شعب الایمان، جلد 2، صفحہ 556 (2706)، دار الکتب العلمیہ بیروت 3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، صفحہ 30، جلد 298

marfat.com

Marfat.com

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ خیر اور نیکی کے راستے پر گامزن ہو۔ پھر بیمار ہو جائے یا مسافر ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس عمل کی مثل لکھ دیتا ہے جو وہ کیا کرتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ۔

امام بخاری نے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ بیمار ہو جائے اور سفر پر نکلے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے عمل کی مثل اجر لکھ دیتا ہے جو عمل حالت صحت کے اوقات میں وہ کیا کرتا تھا۔ (1)

امام حکیم ترمذی رحمہ اللہ نے نوادر الاصول میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی مکرم ﷺ نے فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ کے تحت فرمایا: وہ اجر منقطع نہیں ہوتا جو دائیں جانب والا فرشتہ لکھتا ہے۔ اگر وہ نیک عمل کرے تو اسے دائیں جانب والا فرشتہ لکھتا ہے۔ اور اگر وہ ضعف اور کمزوری کے سبب وہ عمل نہ کر سکے تو بھی دائیں جانب والا لکھ دیتا ہے۔ اور بائیں جانب والا فرشتہ رک جاتا ہے اور وہ برائی نہیں لکھتا۔ اور جس نے قرآن کریم پڑھا اسے ارذل العمر کی طرف نہیں لوٹایا جائے گا تاکہ وہ ہر چیز کو جاننے کے بعد کچھ نہ جانے۔

امام ابن عساکر رحمہ اللہ نے حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ سے یہ روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب بندہ بیمار ہو جائے تو بائیں جانب والے فرشتے سے کہا جاتا ہے اس سے قلم اٹھا لو اور دائیں جانب والے سے کہا جاتا ہے تم اس کے لیے وہ نیکی لکھتے رہو جو یہ عمل کیا کرتا تھا۔ کیونکہ میں اس کے بارے بہتر جانتا ہوں اور میں نے ہی اسے قید کر رکھا ہے۔

امام طبرانی رحمہ اللہ نے حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے حدیث بیان کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب میں اپنے بندوں میں سے کسی بندۂ مومن کو آزمائش میں ڈالتا ہوں اور وہ اس ابتلاء پر میری حمد و ثناء بیان کرے تو وہ اپنے بستر سے اٹھے گا اور اسی دن کی طرح گناہوں سے پاک ہوگا جس دن اس کی ماں نے اسے جنم دیا تھا۔ اور رب کریم فرماتا ہے: بلاشبہ میں نے ہی اسے روک رکھا ہے اور اسے آزمائش میں مبتلا کیا ہے۔ پس تم اس کے لیے وہ لکھتے رہو جو تم اس سے قبل اس کی حالت صحت میں لکھا کرتے تھے۔ (2)

امام فریابی، عبد بن حمید، ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے منصور رحمہم اللہ سے یہ قول بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ سے کہا: فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ اور اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ۝ (الماعون) کیا اس سے مراد حضور نبی کریم ﷺ لیے گئے ہیں؟ آپ نے فرمایا: معاذ اللہ! بلاشبہ اس سے مراد انسان ہے۔ (3)

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ کے تحت یہ قول بیان کیا ہے کہ ہمارے سامنے یہ ذکر کیا گیا ہے کہ حضور نبی کریم فرماتے ہیں: کیوں نہیں۔ میں یقیناً اس پر شہادت والوں میں سے ہوں "بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ"

1۔ صحیح بخاری، جلد 1، صفحہ 420، قدیمی کتب خانہ کراچی 2۔ مجمع الزوائد، جلد 3، صفحہ 33 (3811)، دار الفکر بیروت

3۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 302، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com

Marfat.com

6B

امام عبد بن حمید رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت صالح ابو الخلیل رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب اس آیت پر پہنچے: اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ تو آپ کہتے" سُبْحَانَكَ فَبَلٰى "

ترمذی اور ابن مردویہ نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: کہ جو وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پڑھے اور اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ پڑھے تو اسے یہ کہنا چاہیے:" بَلٰى وَ اَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ "(1)

امام ابن مردویہ رحمہ اللہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تو وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ پڑھے اور اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ پڑھے۔ تو پھر کہا کر بَلٰى ہاں (یہ درست ہے)۔

امام ابن جریر اور ابن منذر رحمہما اللہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا ہے کہ وہ جب اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ پڑھتے تو کہتے:" سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ فَبَلٰى "۔(2)

1۔ سنن ترمذی، جلد 2، صفحہ 170، وزارت تعلیم اسلام آباد

2۔ تفسیر طبری، زیر آیت ہذا، جلد 30، صفحہ 300، دار احیاء التراث العربی بیروت

marfat.com

Marfat.com